قربانی کرنے کے بعد گوشت میں کیڑے پڑے ہوئے ملے تو قربانی کا کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے قربانی کا جانور لیا تھا، جو صحت مند تھا اور دو سال کا مکمل تھا، لیکن جب اس کی قربانی کی گئی تو اندر سے تقریباً گوشت میں کیڑے پڑے ہوئے تھے اور وہ گوشت قابل استعمال نہ رہا تھا۔ اس صورت میں قربانی ہو گئی یا ہمیں دوبارہ قربانی کرنا تھی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسی صورت میں قربانی نہیں ہوئی، جس پر قربانی لازم تھی، اب اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے گا۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ فقہائے کرام نے متعدد مقامات پر اس بات کی صراحت کی ہے کہ ہر ایسا عیب جس کی وجہ سے جانور کی منفعت مکمل طور پر ختم ہو جائے اس عیب کے پائے جانے کی صورت میں قربانی نہیں ہوتی **خصوصا ایسا عیب جو گوشت میں اثر انداز ہو وہ قربانی سے مانع ہے**، اور یقینا ایسا عیب عیب فاحش بھی ہے۔ عیب فاحش کے حوالے سے بہت سے مسائل میں دارومدار گوشت کا صحیح ہونا بھی رکھا گیا ہے۔ فقہائے کرام کے کلام میں اس کی نظائر موجود ہیں،

(1) **خارشی جانور** کہ جس کے گوشت تک خارش پہنچ جائے، اس کی قربانی درست نہیں کہ گوشت میں نقصان ہے۔

(2) **خنثی جانور** کہ اس کا گوشت پکتا نہیں ہے جس کی وجہ سے اس کی قربانی ناجائز ہے۔ اور پوچھی گئی صورت میں جب جانور کے گوشت میں کیڑے نکل آئے ہیں اور ان کیڑوں کی وجہ سے گوشت میں اثر (فساد) آیا ہے اور جانور کی سب سے بڑی منفعت گوشت ہے جو کہ اب نہ رہی کہ اب اس سے نفع اٹھانا کسی طرح ممکن نہ رہا، لہٰذا قربانی نہیں ہوگی۔

ہر ایسا عیب جو جانور کی منفعت کو کلیۃً ختم کر دے وہ قربانی سے مانع ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”کل عیب یزیل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية، وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع“ ترجمہ: ہر وہ

عیب جو منفعت کو مکمل طور پر ختم کردے یا اس کی خوبصورتی کو کامل طور پر ختم کردے، قربانی سے مانع ہوگا، اور جو عیب ایسا نہ ہو وہ قربانی سے بھی مانع نہیں ہوگا۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد05، صفحہ 299، طبع دار الفکر، بیروت)

جو عیب گوشت میں اثرانداز ہو وہ قربانی سے مانع ہوگا۔ بنایہ میں ہے: "والأصل عند العلماء كل عيب يؤثر في اللحم يمنع "ترجمہ: علماء کرام کے نزدیک اصول یہ ہے کہ ہر وہ عیب جو گوشت پر اثرانداز ہو، وہ قربانی سے مانع ہوتا ہے، اور اگر اثرانداز نہ ہو تو مانع نہیں ہوتا۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد12، صفحہ 41، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عیب فاحش قربانی سے مانع ہے۔ ملک العلماء امام کاسانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "وأما الذي يرجع إلى محل التضحية فنوعان: أحدهما: سلامة المحل عن العيوب الفاحشة "ترجمہ: وہ شرط جس کا تعلق قربانی کے جانور سے ہے دو قسم پر ہیں، ان میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ قربانی کا جانور بڑے عیوب سے پاک ہو۔ (بدائع صنائع، جلد05، صفحہ 75، دار الکتب العلمیہ)

اسی طرح بہار شریعت میں ہے: "قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہوجائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔" (بہار شریعت، جلد03، حصہ 15، صفحہ 340، المدینۃ العلمیہ)

خارش والے جانور کی قربانی کے متعلق بنایہ میں ہے: "والجرباء إن كانت سمينة جاز؛ لأن الجرب في الجلد ولا نقصان في اللحم، وإن كانت مهزولة لا تجوز؛ لأن الجرب في اللحم فانتقص والأصل عند العلماء كل عيب يؤثر في اللحم يمنع وإلا فلا "ترجمہ: خارش والا جانور اگر صحت مند ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ خارش صرف جلد میں ہے اور گوشت میں کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اگر وہ کمزور ہو تو قربانی جائز نہیں، کیونکہ خارش گوشت میں ہے، جس سے گوشت میں کمی ہوگئی ہے، اور علماء کے نزدیک اصول یہ ہے کہ ہر وہ عیب جو گوشت پر اثرانداز ہو، وہ قربانی سے مانع ہوتا ہے، اور اگر اثرانداز نہ ہو تو مانع نہیں ہوتا۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد12، صفحہ 41، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں کہ اس کا گوشت پکتا نہیں ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: "لا تجوز التضحية بالشاة الخنثى؛ لأن لحمها لا ينضج "ترجمہ: یعنی خنثیٰ بکرے کی قربانی جائز نہیں کیونکہ اس کا گوشت پکتا نہیں ہے۔ (الفتاوی العالمگیریہ، جلد05، صفحہ 299، مطبوعہ، دار الفکر، بیروت)

اسی طرح فتاوی رضویہ میں ہے : ”خنثیٰ کہ نروما دہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو، دونوں سے یکساں پیشاب آتا ہو، کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتا ہو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، کہ اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا، ویسے ذبح سے حلال ہو جائے گا، اگر کوئی کچا گوشت کھائے، کھائے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ255، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جس پر قربانی لازم تھی اور وہ قربانی نہ کرسکا اور قربانی کے ایام نکل گئے اور اس کے پاس قربانی کے لیے لیا گیا جانور نہ ہو تو اس پر بکری کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ بدائع الصانع میں ہے : ”وان كان لم يوجب على نفسه ولا اشترى وهو موسر حتى مضت أيام النحر تصدق بقيمة شاة تجوز في الأضحية“ ترجمہ : اگر قربانی اپنے اوپر خود واجب نہیں کی تھی اور نہ ہی قربانی کے لیے جانور خریدا تھا اور وہ صاحب نصاب بھی تھا (اور اس نے قربانی نہیں کی) یہاں تک کہ ایام نحر گزر گئے تو اب ایک ایسی بکری کی قیمت صدقہ کرے گا جس کی قربانی جائز ہوتی ہو۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ203، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حمزہ محمد حسان عطاری

مصدق : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : HAB-587

تاریخ اجراء : 15 ذوالحجۃ 1446ھ/12 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net